www.dailypakistanbulletin.pk

کراچی اور ٹھٹھہ سے شائع ہونے والا مقبول اخبار

Daily Pakistan Bulletin Karachi

روزنامہ پاکستان بلیٹن کراچی

ABC Certified

چیف ایڈیٹر: سراج احمد

جلد نمبر 11 | پیر 09 مارچ 2026ء بمطابق 19 رمضان 1447ھ | شمارہ 225 | قیمت 10 روپے

وفاقی وزیر اعلیٰ شاہ خرچیاں کم کرے

وزیراعلیٰ پختونخوا کا موٹر سائیکل والوں کو 2200 روپے دینے کا اعلان

یہ لوگ اپنے لیے پرائیویٹ جیٹ خرید رہے ہیں، اپنی شاہ خرچیاں کم نہیں کر رہے اور عوام پر 55 روپے فی لیٹر پٹرول کا ایٹم بم گرا رہے ہیں

خیبر پختونخوا حکومت اپنے عوام کے ساتھ کھڑی ہے، بی آر ٹی کے کرایوں میں بھی اضافہ نہیں کر رہے، حکومت خود خرچہ اٹھائے گی

جعلی حکومت نے پیٹرول کا ایٹم بم گرایا ہے، صوبائی حکومت پیٹرول میں اضافہ مسترد کرتی ہے، وفاق صوبوں کو اعتماد میں لے، سہیل آفریدی

پشاور (ویب ڈیسک) خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی نے صوبے کے تمام موٹر سائیکل سواروں کو سبسڈی دینے کا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ کپتان شنیع جان اور مشیر خزانہ مزمل اسلم کے ساتھ پریس کانفرنس کی۔ انہوں نے کہا کہ جعلی حکومت نے پٹرول کا ایٹم بم گرایا ہے، صوبائی حکومت پٹرول میں اضافہ مسترد کرتی ہے، وفاقی حکومت صوبوں کو اعتماد میں لے۔ اپنی شاہ خرچیاں کم کرے، ہم نے پٹرول مہنگا کیا تو لوگ اس پر سیاست کر رہے تھے، جانب میں سیلاب آیا تو ہم نے ان کا ساتھ دیا، ہم نے سیاست نہیں کی، کراچی میں گیل پٹاؤ آگ کی پیٹ میں آیا ہم نے سیاست نہیں کی، نواز شریف کے پلیٹلیٹس گر گئے اس پر ہم نے ..... بقیہ صفحہ 3 نمبر 30

سہیل آفریدی نے معاون خصوصی برائے اطلاعات شفیع جان اور مشیر خزانہ مزمل اسلم کے ساتھ پریس کانفرنس کی۔ انہوں نے کہا کہ جعلی حکومت نے پٹرول کا ایٹم بم گرایا ہے، صوبائی حکومت پٹرول میں اضافہ مسترد کرتی ہے، وفاقی حکومت صوبوں کو اعتماد میں لے۔ اپنی شاہ خرچیاں کم کرے، وفاقی حکومت نے پٹرول پر جو ہوائی دیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کرونا میں جب ہم نے پٹرول مہنگا کیا تو لوگ اس پر سیاست کر رہے تھے، جانب میں سیلاب آیا تو ہم نے ان کا ساتھ دیا، ہم نے سیاست نہیں کی، کراچی میں گیل پٹاؤ آگ کی پیٹ میں آیا ہم نے سیاست نہیں کی، نواز شریف کے پلیٹلیٹس گر گئے اس پر ہم نے ..... بقیہ صفحہ 3 نمبر 30

عوام پر جو ہوائی دیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کرونا میں جب ہم نے پٹرول مہنگا کیا تو لوگ اس پر سیاست کر رہے تھے، جانب میں سیلاب آیا تو ہم نے ان کا ساتھ دیا، ہم نے سیاست نہیں کی، کراچی میں گیل پٹاؤ آگ کی پیٹ میں آیا ہم نے سیاست نہیں کی، نواز شریف کے پلیٹلیٹس گر گئے اس پر ہم نے ..... بقیہ صفحہ 3 نمبر 30

ایران کا 24 گھنٹے میں 200 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی کرنے کا دعویٰ

اسرائیلی بمباری میں درجنوں شہری شہید

تہران ریفائنری پر حملے کے بعد حیفا ریفائنری کو نشانہ بنایا گیا اور امریکی تیل کے جہاز کو بھی نشانہ بنایا گیا، آبنائے ہرمز میں مارشل آئی لینڈ کے پرچم والے ٹینکر کو نشانہ بنایا، پاسداران انقلاب

لبنان اور ایران پر وحشیانہ حملے، اصفہان کے 8 شہروں پر فضائی حملے کیے گئے، نجف آباد پر بھی بمباری کی گئی جس میں درجنوں افراد شہید، تازہ حملوں میں فوجی اڈوں، میزائل لانچر اور پاسداران انقلاب کی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا

تہران (ویب ڈیسک) ایرانی پاسداران انقلاب نے 24 گھنٹے کے دوران 200 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اپنے بیان میں پاسداران انقلاب نے کہا کہ 21 امریکی بحرین میں ہیلی اڈے پر مارے گئے ہیں۔ ایرانی پاسداران انقلاب نے مطابق تہران ریفائنری پر حملے کے بعد حیفا ریفائنری کو نشانہ بنایا گیا اور امریکی تیل کے جہاز کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ فیلی ذریں ایرانی پاسداران انقلاب نے آبنائے ہرمز میں مارشل آئی لینڈ کے پرچم والے آئل ٹینکر کو نشانہ بنایا، ایران نے 220 امریکی فوجی مارنے اور کئی قیدی بنانے کا دعویٰ کیا ہے جبکہ امریکی سنٹرل کمانڈ نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران کے 200 سے زائد فوجی ہلاک ہوئے ہیں، اسرائیل اور امریکا کے حملوں میں شدت آگئی ہے جبکہ ایران کی جانب سے بھی بھرپور جواب دیا جا رہا ہے، ایران نے مشرق وسطیٰ میں جنگ دوسرے ہفتے میں داخل ہوگئی، اسرائیل اور امریکا کے حملوں میں شدت آگئی ہے جبکہ ایران کی جانب سے بھی بھرپور جواب دیا جا رہا ہے، ایران نے مشرق وسطیٰ میں جنگ دوسرے ہفتے میں داخل ہوگئی، اسرائیل اور امریکا کے حملوں میں شدت آگئی ہے جبکہ ایران کی جانب سے بھی بھرپور جواب دیا جا رہا ہے، ایران نے 220 امریکی فوجی مارنے اور کئی قیدی بنانے کا دعویٰ کیا ہے جبکہ امریکی سنٹرل کمانڈ نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران کے 200 سے زائد فوجی ہلاک ہوئے ہیں

Daily Pakistan Bulletin Karachi
روزنامہ پاکستان بلیٹن کراچی
ABC Certified
چیف ایڈیٹر: سراج احمد | منیجنگ ایڈیٹر: کاشر مصطفیٰ
پبلشر محمد حنیف نے آفسٹ پرنٹنگ پریس آئی آئی چندریگر روڈ سے چھپوا کر شائع کیا۔
نمبر 42، فلور فلور، پنڈی گرافٹ بلڈنگ، عبدالغفار روڈ، صدر کراچی سے شائع کیا۔
021-35210448 021-35210448
021-36450295
pakistanbulletinkarachi@gmail.com
pakbulletin.786@gmail.com
www.dailyPakistanbulletin.pk

صدر ٹرمپ کا ایران سے غیر مشروط سرنڈر کا مطالبہ

ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے کہا ہے کہ ہم کبھی ممالک نے جائیں کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ خطے میں پائیدار امن کے خواہاں ہیں، تاہم اپنی قومی خودمختاری اور وقار کے دفاع میں کسی تنگنائے سے دوچار نہیں ہوں گے۔ امریکا کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ہم سب سے پہلے ایران کو نشانہ بنانا چاہتے ہیں۔ ایران نے غیر مشروط ہتھیار ڈالنے کے سوا کوئی معاہدہ نہیں ہوگا۔ امریکی صدر نے دعویٰ کیا کہ ایران نے معاہدے کے لیے رابطہ کیا، لیکن ہم نے کہا کہ اب بہت دیر ہو چکی ہے۔ ادھر پاکستان اور ایران کے وزرائے خارجہ کے درمیان ٹیلی فون پر رابطہ ہوا ہے۔ اس جنگ کے جاری رہنے سے نہ صرف انسانی جانوں کا نقصان ہو رہا ہے بلکہ دنیا کی معیشتیں بھی بری طرح متاثر ہو رہی ہیں۔ اشیائے ضروریہ کی قلت، مہنگائی اور غربت و افلاس جیسے انسانی المیے جنم لے سکتے ہیں۔ اس جنگ کے باعث امریکی معیشت کو صرف ایک ہفتے میں اربوں ڈالر کا نقصان ہو چکا ہے اور عالمی معیشت پر اس کے منفی اثرات نمایاں ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ پٹرولیم مصنوعات کی ترسیل متاثر ہونے سے ان کی قیمتوں میں اضافہ فطری امر ہے جس کے اثرات سامنے آنے لگے ہیں۔ قطر نے خبردار کیا ہے کہ جنگ عالمی معیشت کو شدید نقصان پہنچا سکتی ہے اور تیل کی قیمت 150 ڈالر فی بیرل تک پہنچ سکتی ہے۔ اگر حالات یہی رہے تو ایک ہفتے کے اندر تو اتنا کی برآمد کرنے والے ممالک اپنی پیداوار اور برآمد کے پر مجبور ہو سکتے ہیں۔

آبنائے ہرمز کی بندش پر قطر رابطے میں ہے تو خود دنیا میں اشیا کی سپلائی بھی متاثر ہونا شروع ہو جائے گی تو کئی ممالک قحط جیسے حالات کا شکار بھی ہو سکتے ہیں۔ ایران پر اسرائیل امریکہ نے جنگ مسلط کی ہے اور اسے مجبوری کے تحت اپنا دفاع کرنا پڑ رہا ہے۔ دفاعی اقدامات کے طور پر ایران کی جانب سے اسرائیل اور خطے میں جہاں جہاں امریکی مفادات موجود ہیں وہاں حملے کیے جا رہے ہیں۔ امریکہ۔ اسرائیل کے تحفظ کے لیے اپنی فضائیہ اور بحری بیڑے تک استعمال کر رہا ہے، لیکن جس ممالک نے امریکہ کو اپنی سرزمین یا فضائی حدود استعمال کرنے کی اجازت دی ہے، ان کے تحفظ کے حوالے سے کوئی واضح یقین دہانی نہیں کرائی جا رہی۔ اب بھی امریکہ ایران کے ساتھ مذاکرات کے لیے تیار نہیں۔ صدر ٹرمپ کی جانب سے ایران سے غیر مشروط ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ انتہائی تشدد اور انتہا پسندانہ ہے۔ اقوام متحدہ ایک مرتبہ پھر بے بسی کی تصویر بنی نظر آ رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل گوٹیرس کے مطابق اس وقت دنیا میں جو بری ہتھیاروں کے استعمال کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ ایسے میں عالمی اداروں کا کام صرف معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ اس خطرے کو ٹالنے کے لیے موثر اقدامات کرنا بھی ہے۔

اسی دوران انڈونیشیا نے ایران، اسرائیل اور امریکہ کے درمیان تنازعہ میں ثالثی کی پیش کش کی ہے، جبکہ پاکستان اور متحدہ عرب امارات نے اس اقدام کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ ایران نے مثبت ردعمل دیا ہے کہ وہ کسی بھی سنجیدہ ثالثی کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے، تاہم امریکہ کی جانب سے تحت موقف اختیار کیا جا رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عالمی طاقتیں امریکہ کو مذاکرات کی میز پر لانے کے لیے موثر اور فوری اقدامات کریں۔ عالمی برادری اور خاص کر اقوام متحدہ کو اپنی ساکھ بچانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے تاکہ خطہ اور دنیا کو بڑے انسانی اور معاشی بحران سے بچا جا سکے۔

دنیا کے دو خطرناک تصورات: گریٹر اسرائیل اور اکھنڈ بھارت

دنیا اس وقت ایک نہایت حساس اور نازک مرحلے سے گزر رہی ہے۔ عالمی امن کو حقیقی خطرات صرف جدید ہتھیاروں، میزائلوں یا ایٹمی طاقت سے نہیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ خطرناک وہ نظریاتی تصورات ہیں جو ہتھیار بنانے والوں کے ذہنوں میں پرورش پاتے ہیں اور پھر انہی تصورات کی بنیاد پر پوری قومیں جنگ کی طرف دھکیلی جاتی ہیں۔ ایسے ہی دو خطرناک تصورات آج پورے خطے کے امن کو برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ایک تصور اسرائیل میں پروان چڑھنے والا گریٹر اسرائیل کا تصور ہے اور دوسرا بھارت میں اکھنڈ بھارت کا نظریہ۔ یہ دونوں تصورات خطرناک حد تک ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔ دونوں ہی ریاست ہتھیار ڈالنے کے سوا کوئی معاہدہ نہیں ہوگا۔ امریکی صدر نے دعویٰ کیا کہ ایران نے معاہدے کے لیے رابطہ کیا، لیکن ہم نے کہا کہ اب بہت دیر ہو چکی ہے۔ ادھر پاکستان اور ایران کے وزرائے خارجہ کے درمیان ٹیلی فون پر رابطہ ہوا ہے۔ اس جنگ کے جاری رہنے سے نہ صرف انسانی جانوں کا نقصان ہو رہا ہے بلکہ دنیا کی معیشتیں بھی بری طرح متاثر ہو رہی ہیں۔ اشیائے ضروریہ کی قلت، مہنگائی اور غربت و افلاس جیسے انسانی المیے جنم لے سکتے ہیں۔ اس جنگ کے باعث امریکی معیشت کو صرف ایک ہفتے میں اربوں ڈالر کا نقصان ہو چکا ہے اور عالمی معیشت پر اس کے منفی اثرات نمایاں ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ پٹرولیم مصنوعات کی ترسیل متاثر ہونے سے ان کی قیمتوں میں اضافہ فطری امر ہے جس کے اثرات سامنے آنے لگے ہیں۔ قطر نے خبردار کیا ہے کہ جنگ عالمی معیشت کو شدید نقصان پہنچا سکتی ہے اور تیل کی قیمت 150 ڈالر فی بیرل تک پہنچ سکتی ہے۔ اگر حالات یہی رہے تو ایک ہفتے کے اندر تو اتنا کی برآمد کرنے والے ممالک اپنی پیداوار اور برآمد کے پر مجبور ہو سکتے ہیں۔

آبنائے ہرمز کی بندش پر قطر رابطے میں ہے تو خود دنیا میں اشیا کی سپلائی بھی متاثر ہونا شروع ہو جائے گی تو کئی ممالک قحط جیسے حالات کا شکار بھی ہو سکتے ہیں۔ ایران پر اسرائیل امریکہ نے جنگ مسلط کی ہے اور اسے مجبوری کے تحت اپنا دفاع کرنا پڑ رہا ہے۔ دفاعی اقدامات کے طور پر ایران کی جانب سے اسرائیل اور خطے میں جہاں جہاں امریکی مفادات موجود ہیں وہاں حملے کیے جا رہے ہیں۔ امریکہ۔ اسرائیل کے تحفظ کے لیے اپنی فضائیہ اور بحری بیڑے تک استعمال کر رہا ہے، لیکن جس ممالک نے امریکہ کو اپنی سرزمین یا فضائی حدود استعمال کرنے کی اجازت دی ہے، ان کے تحفظ کے حوالے سے کوئی واضح یقین دہانی نہیں کرائی جا رہی۔ اب بھی امریکہ ایران کے ساتھ مذاکرات کے لیے تیار نہیں۔ صدر ٹرمپ کی جانب سے ایران سے غیر مشروط ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ انتہائی تشدد اور انتہا پسندانہ ہے۔ اقوام متحدہ ایک مرتبہ پھر بے بسی کی تصویر بنی نظر آ رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل گوٹیرس کے مطابق اس وقت دنیا میں جو بری ہتھیاروں کے استعمال کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ ایسے میں عالمی اداروں کا کام صرف معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ اس خطرے کو ٹالنے کے لیے موثر اقدامات کرنا بھی ہے۔

اسی دوران انڈونیشیا نے ایران، اسرائیل اور امریکہ کے درمیان تنازعہ میں ثالثی کی پیش کش کی ہے، جبکہ پاکستان اور متحدہ عرب امارات نے اس اقدام کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ ایران نے مثبت ردعمل دیا ہے کہ وہ کسی بھی سنجیدہ ثالثی کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے، تاہم امریکہ کی جانب سے تحت موقف اختیار کیا جا رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عالمی طاقتیں امریکہ کو مذاکرات کی میز پر لانے کے لیے موثر اور فوری اقدامات کریں۔ عالمی برادری اور خاص کر اقوام متحدہ کو اپنی ساکھ بچانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے تاکہ خطہ اور دنیا کو بڑے انسانی اور معاشی بحران سے بچا جا سکے۔

گریٹر اسرائیل کا تصور بنیادی طور پر اسکول کی بعض تشریحات سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس نظریے کے مطابق مبینہ "وعدہ شدہ سرزمین" دریائے نیل سے لے کر دریائے فرات تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس نظریے کے حامیوں کے نزدیک موجودہ اسرائیل کے علاوہ فلسطین، اردن، لبنان، شام، عراق کے بڑے حصے اور مصر کے بعض علاقے بھی اسی دینی سرزمین کا حصہ تصور کیے جاتے ہیں۔ اگرچہ اسرائیلی ریاست کے اندر اس نظریے کو سرکاری سطح پر اس طرح کے واضح الفاظ میں پیش نہیں کیا جاتا، لیکن اسرائیلی سیاست کے اندر موجود انتہا پسند اور مذہبی قوم پرست حلقے اس تصور کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

گزشتہ چند دہائیوں میں اسرائیلی سیاست کے دو خطرناک تصورات: گریٹر اسرائیل اور اکھنڈ بھارت

سردار عبدالخالق وصی

میں مذہبی قوم پرستی کے بڑھتے ہوئے اثرات نے اس نظریے کو مزید تقویت دی ہے۔ خاص طور پر وزیرِ اعظم بنیامین نیتن یاہو کے دور میں اسرائیل کی پالیسیوں میں جارحانہ رویّہ واضح طور پر سامنے آیا ہے۔ فلسطینی علاقوں میں مسلسل یہودی بستیوں کی تعمیر، غزہ پر جنگ کی دفعہ کارروائیاں، لبنان اور شام کی سرحدوں پر کشیدگی اور خطے میں طاقت کے توازن کو تبدیل کرنے کی کوششیں اسی ذہنیت کی عکاسی کرتی ہیں۔ نیتن یاہو کی قیادت میں اسرائیلی سیاست میں مذہبی جماعتوں اور عسکری طاقت کا ایک ایسا اتحاد دکھائی دیتا ہے جو اسرائیل کو محض ایک ریاست کے بجائے ایک ابدی و مذہبی مشن کے طور پر پیش کرتا ہے۔ یہی سوچ مشرقِ وسطیٰ میں مسلسل کشیدگی اور عدم استحکام کا ایک بڑا سبب بنی ہوئی ہے۔

عالمی برہمن میں ایران کے خلاف پائی جانے والی کشیدگی اور خطے میں جنگی ماحول بھی اسی وسیع تر تناظر کا حصہ محسوس ہوتا ہے۔ ایران پر بار بار حملے اور اس کے خلاف عسکری کارروائیوں کی باتیں، داخلی مشرق وسطیٰ میں طاقت کے توازن کو بگاڑ سکتی ہیں۔ اگر یہ رجحان اسی طرح جاری رہا تو پورا خطہ ایک طویل اور پیچیدہ بحران کی لپیٹ میں آ سکتا ہے، جس کے اثرات صرف مشرقِ وسطیٰ تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ پوری دنیا کو اپنی گرفت میں لے سکتے ہیں۔

دوسری جانب جنوبی ایشیا میں اکھنڈ بھارت کا نظریہ بھی اسی ذہنیت کا ایک توسیع پسندانہ تصور ہے۔ اس نظریے کے مطابق برصغیر کی تقسیم ایک تاریخی غلطی تھی اور پاکستان، بنگلہ دیش، افغانستان، نیپال، بھوٹان اور سری لنکا سمیت پورا خطہ دوبارہ ایک حد تک ہندوستان کا حصہ ہونا چاہیے۔ یہ تصور بھارتی طبور پر ہندوتوا پر مبنی اس ذہنیت کا نتیجہ ہے جو اسے تاریخی ناانصافی کے ازالے کا نام دیتی ہے۔ بھارتی سیاست میں فروغ پانے والے کئی نظریات اسی ذہنیت کو آگے بڑھاتے ہیں۔ بھارتی آئین کی دفعہ 370 کا خاتمہ اور مقبوضہ جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت کا ختم کیا جانا اسی ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ اس کے بعد سے بھارت کے اندر اور باہر اس نظریے کو عملی شکل دینے کی کوششیں کی جاتی رہی ہیں۔

بھارت کے موجودہ وزیرِ اعظم نریندر مودی کے دور میں ہندوتوا کو جس انداز میں ریاستی پالیسی کا حصہ بنایا گیا ہے، اس نے اس نظریے کو مزید تقویت دی ہے۔ کشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت کا خاتمہ، مسلم ممالک کے خلاف جارحانہ سفارتی اور عسکری رویہ اور جنوبی ایشیا میں بھارت کی بالادستی کا تصور اسی وسیع تر منصوبے کا حصہ ہے۔ اگر بھارت میں یہ ذہنیت اسی طرح پروان چڑھتی رہی تو یہ خطہ مستقل عدم استحکام کا شکار رہے گا۔ ایسی صورت میں نہ صرف جنوبی ایشیا بلکہ پوری دنیا کو اس کے خطرناک نتائج بھگتنا پڑیں گے۔

آج عالمی امن کو جس سب سے بڑے خطرے کا سامنا ہے، وہ ان دو خطرناک تصورات کی کوکھ سے جنم لے رہا ہے۔ ایک تصور ایک قوم کو دوسری قوم کے خلاف کھڑا کر رہا ہے اور دوسرا پورے خطے کو ایک مستقل جنگ کی طرف دھکیل رہا ہے۔ اگر دنیا نے ان دونوں تصورات کو بروقت مسترد نہ کیا تو آنے والی نسلیں ہمیں اس غفلت پر معاف نہیں کریں گی۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ عالمی برادری، خاص طور پر مسلم دنیا، ان خطرناک نظریات کے خلاف واضح مؤقف اختیار کرے۔ امن کا راستہ توسیع پسندی سے نہیں بلکہ باہمی احترام، خودمختاری اور پرامن بقائے باہمی سے ہو کر گزرتا ہے۔ اگر ہم نے آج ان تصورات کو مسترد نہ کیا تو آنے والی نسلیں ہمیں تاریخ کے ان ذمہ داروں کے طور پر یاد کریں گی جنہوں نے دیکھتے ہی دیکھتے ایک پورے خطے کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا۔

رمضان المبارک کی بابرکت گھڑیاں

ایک روح ہی ہے جسے ہدیے نہ دا کی ضرورت ہوتی ہے، اور روح کی غذا اللہ کا ذکر اور اس کی اطاعت ہے۔ جب ایک روزہ دار شدید گرمی اور پیاس کے عالم میں ہونے کے باوجود اپنے حواس کو قابو میں رکھتا ہے، غصے پر قابو پاتا ہے اور اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتا تو اس کے باطن میں ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو اسے اللہ کی طرف مائل ہونے سے روکتی ہے۔ یہ اصلاح صرف انفرادی سطح تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات پورے معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں۔ رمضان کے دوران بدزبانی، غیبت، حسد اور کینہ جیسے اخلاقی روگ بھی بے چینی کی طرح ان محرومِ تقدیر لوگوں کا دُکھ محسوس ہوتا ہے جو سارا سال غربت اور فاقے کی نذر ہوتے ہیں۔ یہ احساس ہمدردی انسان کو انفاق فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر ابھارتا ہے۔ ذکر اور صدقات کے ذریعے وہ ان محصلۂ تقدیر لوگوں کا بوجھ اس مہینے میں تیزی سے دیکھتے کم ہوتا ہے، وہ معاشرتی احتساب کا ضامن بنتا ہے۔ جب ایک معاشرہ مجموعی طور پر اخلاص اور اصلاح کے اس عمل سے گزرتا ہے تو وہاں امن، سکون اور بھائی چارے کی فضا قائم ہوتی ہے۔ مساجد کا خلاوت قرآن سے گونجنا، راتوں کو قیام اللیل میں روتا اور گڑگڑانا، اور عبادت و اطاعت کی خصوصی برکتیں، یہ سب مل کر ایک ایسا ماحول تخلیق کرتی ہیں جس میں برائی کمزور اور نیکی تناور ہو جاتی ہے۔

رمضان کے دنوں میں خدمتِ خلق کے مواقع عام دنوں کی نسبت کہیں زیادہ نمایاں ہو جاتے ہیں۔ کئی مخلوں میں لگنے والے افطار دسترخوان، مساجد میں دعوتِ افطار کا اہتمام، اور غریب خاندانوں تک راشن کی تقسیم ایسے مناظر ہیں جو ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ ہمارے مال میں صرف ہمارا حق نہیں بلکہ اس میں ان لوگوں کا بھی حق ہے جو ہم سے کم وسائل رکھتے ہیں۔ یہ وہ لمحات ہیں جب ایک امیر اور غریب کا فرق مٹ جاتا ہے اور سب ایک ہی دسترخوان پر برابر بیٹھے ہوتے ہیں۔ یہ منظر ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اسلام کا اصل حسن اس کی روحانی اور سماجی وحدت میں پوشیدہ ہے۔

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اپنی رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ جانب منزل رواں دواں ہے۔ دن ڈھل رہے ہیں اور لمحات تیزی سے بیتے جا رہے ہیں۔ یہ وہ گھڑیاں ہیں جو عمر بھر اور اربوں کھربوں روپے سے بھی نہیں خریدی جا سکتیں۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے، ایک ایک ساعت انمول ہے۔ ہر گزرتا لمحہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہم اپنے رب سے کتنا دور ہیں اور کتنی توبہ کے ذریعے اپنے رب کو راضی کر لیں۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے سمیٹ میں رہ گئیں، ان کا اگلا لمحہ آخری راتوں کے تھا اور آخری عشرہ ہے جس کے مطابق ہے۔ یہ دن سستی اور کاہلی کے نہیں بلکہ اپنی تمام تر روحانی توانائیوں کو بروئے کار لانے کے ہیں، تاکہ جب یہ عظیم رخصت ہونے لگے تو ہمارا دامن خالی نہ ہو، بلکہ تقویٰ اور مغفرت کا توشہ ہمارے پاس موجود ہو۔ تعلیمت علاج ان لمحات کو، کیونکہ زندگی کی اگلی سانس اور اگلے سال کا رمضان کسی کے پاس نہیں ہے۔

یہ عید محض ایک تہوار کی تبدیلی یا چند خصوصی اوقات میں کھانے پینے سے رک جانے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک اصلاحی تحریک ہے جو انسانی شخصیت کے ریشے ریشے میں اخلاص اور تقویٰ کی روح پھونک دیتی ہے۔ جب بلال رمضان آسمان پر نمودار ہوتا ہے تو وہ اپنے ساتھ رحمتوں کی وہ برسات لاتا ہے جو تمام انسانی تقوب کے ظہر پر کو دور کر کے وہاں نیکی کی فصل اگانے کے لیے سازگار رہتی ہے۔ اس مہینے کا

پروفیسر سیف اللہ قصوری

اصل جوہر اس تربیت میں پوشیدہ ہے جو ایک مومن کو نظم و ضبط، صبر اور شکر کی راہ دکھاتی ہے۔ سچ صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک ایک بندہ مومن اپنی فطری ضروریات یعنی بھوک اور پیاس کو محض اللہ کے حکم کی تعمیل میں، بنا کسی ردِ عمل کے برداشت کرتا ہے۔ یہ مشق اسے سکھاتی ہے کہ اگر وہ اللہ کی خاطر اپنی جائز ضروریات کو روک کر سکتا ہے تو ناجائز خواہشات اور گناہوں کو چھوڑنا اس کے لیے بدرجہ اولیٰ ممکن ہونا چاہیے۔ یہی وہ خود اختیاری ضبط نفس ہے جسے قرآن کریم نے 'تقویٰ' سے تعبیر کیا ہے، اور یہی روزے کا اصل مقصد ہے۔

اس تربیتی عمل کا دوسرا اہم ستون 'اصلاحِ نفس' ہے۔ انسان کی زندگی عموماً روایتی ڈگر پر چلتی رہتی ہے، جبکہ رمضان اسے اپنی اصل کی طرف لوٹنے کا موقع دیتا ہے۔ کوئی بھی شخص بذکرے سے چھپ کر کھا پی سکتا ہے اور باہر آ کر روزہ دار ہونے کا ڈھونگ کر سکتا ہے، لیکن ایک مومن ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے کہ ان کا رب اسے دیکھ رہا ہے۔ یہی وہ احساس ہے جو اخلاص کی بنیاد بنتا ہے۔ یہ احساس ہی انسان کو ایک ایسا شہری بناتا ہے جو دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے، ایمانداری سے کام کرتا ہے اور ہر لمحہ اپنے خالق کے سامنے جوابدہی کو یاد رکھتا ہے۔

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اپنی رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ جانب منزل رواں دواں ہے۔ دن ڈھل رہے ہیں اور لمحات تیزی سے بیتے جا رہے ہیں۔ یہ وہ گھڑیاں ہیں جو عمر بھر اور اربوں کھربوں روپے سے بھی نہیں خریدی جا سکتیں۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے، ایک ایک ساعت انمول ہے۔ ہر گزرتا لمحہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہم اپنے رب سے کتنا دور ہیں اور کتنی توبہ کے ذریعے اپنے رب کو راضی کر لیں۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے سمیٹ میں رہ گئیں، ان کا اگلا لمحہ آخری راتوں کے تھا اور آخری عشرہ ہے جس کے مطابق ہے۔ یہ دن سستی اور کاہلی کے نہیں بلکہ اپنی تمام تر روحانی توانائیوں کو بروئے کار لانے کے ہیں، تاکہ جب یہ عظیم رخصت ہونے لگے تو ہمارا دامن خالی نہ ہو، بلکہ تقویٰ اور مغفرت کا توشہ ہمارے پاس موجود ہو۔ تعلیمت علاج ان لمحات کو، کیونکہ زندگی کی اگلی سانس اور اگلے سال کا رمضان کسی کے پاس نہیں ہے۔

سندھ بھر سے

شہر قائد

امریکی قونصل خانے کی جانب جانے والا راستہ کنٹینر لگا کر بند ہے

بلدیاتی نمائندوں کی غیر فعالیت سے کراچی کے مسائل بڑھ رہے ہیں: الطاف شکور

سندھ حکومت نے قانون سازی کر کے اداروں کو غیر فعال اور کرپٹ بنا دیا ہے

کراچی (پ ر) پاسبان ڈیموکریٹک پارٹی کے چیئرمین الطاف شکور نے کہا ہے کہ کراچی کے عوام نے بڑے بڑوں بلدیاتی نمائندے منتخب کیے مگر کسی معمول میں بیٹھ نہیں سکے۔ حقیقی کونسلرز ذمہ دارانہ انداز میں کام کریں تو کراچی کے بیشتر بلدیاتی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ کراچی میں 246 یونین کمیٹیوں میں بارہ سو سے زائد منتخب کونسلرز منتخب ہوئے ہیں، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سے علاقوں کی عوام اب بھی پرانے کے ڈھیروں سے بھری ہوئی ہیں جبکہ سیوریج کا نظام مکمل جگہ ناکام دکھائی دیتا ہے۔ سندھ حکومت نے قانون سازی کر کے اداروں کو غیر فعال اور کرپٹ بنا دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ زیادہ آبادی والے اس شہر میں بلدیاتی نظام کا مقصد یہ تھا کہ عوام کے مسائل ان کے اپنے علاقوں اور محلوں میں حل ہوں۔

ماہ صیام خیرات، نیکی اور خدمت خلق کا سنہری موقع ہے، سعید احمد بیگ

کراچی (پ ر) پاک امن ویلفیئر ایسوسی ایشن کے چیئرمین سعید احمد بیگ نے کہا ہے کہ رمضان المبارک بابرکت مہینہ انسانیت کے لیے خیرات، نیکی اور خدمت خلق کا سنہری موقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس مہینے میں مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ صدقہ روزہ اور زکوٰۃ کے ذریعے اپنے اخلاق، رویے اور ایمانداری کو بہتر بنائیں تاکہ معاشرے میں مثبت تبدیلی لائی جا سکے۔ بیگ نے مزید کہا کہ رمضان المبارک صرف عبادت کا مہینہ نہیں بلکہ انسان، قربانی، صبر اور اخلاقی تربیت کا مہینہ بھی ہے۔

ضرورت مندوں کی مدد کو اولین ترجیح دی جائے اور اس کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان خصوصاً اس مہینے میں زیادہ فعال کردار ادا کریں، خدمت خلق اور معاشرتی بہتری کے ضمن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ معاشرے میں پائی جانے والی بے چینی اور مایوسی کا خاتمہ ہو سکے۔ بیگ نے کہا کہ ہمارے ملک کو اس وقت جن مسائل کا سامنا ہے ان کا حل صرف اسی صورت ممکن ہے جب ہم اپنے اندر اچھائی پیدا کریں اور دوسروں کے ساتھ بھلائی کا رویہ اختیار کریں۔ انہوں نے کہا کہ رمضان المبارک ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ اگر ہم ایک دوسرے کا سہارا بن جائیں تو کوئی بھی انسان بھوکا یا بے سہارا نہیں رہ سکتا۔

کراچی میں 2 ارب روپے کے ترقیاتی منصوبوں کا آغاز

شاہراہ پھسوکو ایئرپورٹ کوریڈور سے ملانے والا عظیم پورہ فلائی اوور بھی شامل

کراچی (اسٹاف رپورٹر) میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے کہا ہے کہ سال 2026 کراچی میں ترقیاتی کاموں کی تکمیل کا سال ہوگا اور اس سال 75 ارب روپے خرچ کیے جائیں گے جبکہ مختلف اداروں کی شراکت سے کراچی میں مجموعی طور پر تقریباً 100 ارب روپے کے ترقیاتی کام متوقع ہیں، ایف ڈبلیو او کے ساتھ مل کر جناح ایونیو پر انڈر پاس بھی تعمیر کیا جائے گا جبکہ منور چورنگی انڈر پاس کو ایک سمت میں کھول دیا جائے گا، یہ باتیں انہوں نے منگھو پیر، مانسہرہ کالونی اور مچھر کالونی کے علاقے شاہ فیصل کالونی میں عظیم پورہ فلائی اوور، لیاقت روڈ، کھوکھرا پار فیز 5 تا کھوکھرا پار ایریا، عمران ٹاؤن روڈ، جناح ایونیو تا نیشنل شاہراہ اور دیگر اہم روڈز کی تعمیر و بحالی کے منصوبوں کے افتتاح کے موقع پر ٹریفک کے ایک ٹرک سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ میئر کراچی نے کہا کہ کراچی کے 625 کلومیٹر طویل ٹریک روڈ تعمیر کیے جائیں گے جن میں سے 100 کلومیٹر ٹریک روڈ مکمل کیے جا چکے ہیں، انہوں نے کہا کہ فلائی اوور اور انڈر پاس بھی تعمیر کیے جائیں گے، شاہ فیصل کالونی اور گرومندر کے علاقے میں ٹریفک کی روانی بہتر ہوگی اور لوگوں کے آمد و رفت میں بہتری سے سہولت ہوگی، عظیم پورہ فلائی اوور، شاہ فیصل روڈ سے جہاد چوک تک ٹریفک کے بہاؤ کو بہتر بنائے گا، عظیم پورہ فلائی اوور کی تعمیر سے شاہ فیصل روڈ پر ٹریفک کی روانی بہتر ہوگی اور لوگوں کو 15 منٹ کا سفر 3 منٹ میں طے ہوگا، انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد شہر کی ٹریفک کو بہتر بنانا ہے، ہم نے کراچی کے 100 کلومیٹر طویل روڈ کو مکمل کیا ہے، ہمارا ہدف 625 کلومیٹر روڈ کو مکمل کرن